

رسالہ عجالہ

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ
قرنطینہ کے دورِ خطر میں قرآن و سنہ سے وباء پر غور و نظر
خاص وباء کے سلسلہ میں احادیثِ کریمہ سے تحقیقاتِ جلیلہ

کتابُ العوباء

ترتیب و تصاویر

القادرِ الرضوی

عالمہ مولانا

محمد کامران عالمہ خاتون

وہاب کرم

WAHABOKAREEM@GMAIL.COM

COV19 # 19

رسالہ عجالہ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ
قرنطینہ کے دورِ خطر میں قرآن و سنہ سے وباء پر غور و نظر
خاص وباء کے سلسلہ میں احادیثِ کریمہ سے تحقیقاتِ جلیلہ

کتابُ العوباء

ترتیب و تصویب

القادر الرضوی

علامہ مولانا

محمد کامران عالم خاں

وہاب کتیرا

WAHABOKAREEM@GMAIL.COM

COVID # 19

فہرست

صفحہ	موضوعات
4	تمہید
5	حدیث ؛ کوئی بیماری اڑ کر نہیں لگتی
7	ایک بھی ایسی حدیث نہیں کہ بیماری اڑ کر لگتی ہے
11	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وباء والے کے ساتھ کھانا
11	سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مبارک
12	سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل مبارک
13	اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عمل مبارک
14	دلوں کی صفائی اور وباء سے رہائی صرف ذکر الہی میں ہے
15	وباء کے مسئلہ پر حکم شرعی
15	قوی الایمان ؛ کامل الایمان بندگان خدا کے لئے حکم شرع
17	ضعیف الیقین ؛ ضعیف الایمان کے لئے حکم شرع
19	شبہات کے جوابات
25	حدیث صحیح جلیل ؛ رنگ جامعیت
29	انتباہ ضروری
30	مسنون دُعائیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى دِيْنِ الْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى اَفْضَلْ هَادٍ اِلَى سَبِيْلِ السَّلَامِ
وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامِ بِهٖ نَسْأَلُ السَّلَامَ وَالسَّلَامَةَ عَنْ سَيِّءِ الْاِسْقَامِ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے خاص و بآء کے موضوع پر درج ذیل دو رسائل تحریر فرمائے جو کہ ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 24 میں موجود ہیں..... اور جن کے نام درج ذیل ہیں :

(1) ”الحق المتجلی فی حکم المبتلی“ (2) ”تیسر الماعون للسکن فی الطاعون“

پہلا رسالہ، صفحہ نمبر 215 سے 283 پر موجود ہے؛ جبکہ دوسرا رسالہ، صفحہ نمبر 285 سے 310 پر موجود ہے.....

علاوہ ازیں، قحط و بآء کے دفع پر ایک شافی رسالہ تحریر فرمایا..... جس کا نام ہے ”راد القحط والوباء“..... جو کہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 میں صفحہ 135 تا 160 پر یہ رسالہ بحالہ موجود ہے؛ یہ رسالہ 1312 ہجری میں تحریر کیا گیا..... اور اس رسالہ میں و بآء و بلاء اور قحط وغیرہ سے حفظ و امان میں آنے، پناہ الہی لینے کے، خالص اسلامی طریقے، احادیث کثیرہ سے بیان فرمائے.....

نیز ”الوظیفۃ الکریمة“ میں مسنون دُعائیں جمع فرمائیں؛ جن میں خاص و بآء و بلاء سے محفوظ رہنے کی مسنون دُعائیں بھی ہیں؛ جن کے پڑھنے والے کے لئے احادیث مبارکہ میں بشارت ہے کہ انہیں کرم الہی و انعام حضرت رسالت پناہی ربہ و تکریم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل حال ہو کر شافی و کافی ہو.....

اللہ خالق و مالک عز و جل ہر شے کا خالق ہے؛ ہر مرض و بآء کا بھی وہی خالق ہے؛ شفاء بھی اُسی کے دست قدرت میں ہے؛ اور اُس نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کی بھلائی کی تعلیمات کامل پہنچادی؛ مگر المیہ یہ ہے کہ آج اکثر مسلمان بھی ان مبارک و سچی تعلیمات سے غافل ہیں؛ جس کے باعث اُن عناصر کے ٹوکوں پر بھروسہ کرنے پر مجبور ہیں؛ جو خود اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے؛ اور بناء تحقیق کامل، بناء ثبوت و شواہد کے؛ ہاتھ دھو کر لوگوں کے پیچھے پڑے ہیں کہ وہ اپنا ہاتھ الکحل جیسی ناپاک شے سے دھوتے رہیں؛ مگر اُن کو ”وضو“ کی برکتوں کا خیال تک نہیں آتا..... مصافحہ کی سنت بند کر کے سمجھتے ہیں کہ اللہ واحد قہار کے عذاب سے بچ سکیں گے؛ حالانکہ یہ خاص غضب الہی کا سودا ہے.....

لہذا فقیر کا مران قادری رضوی نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے رسائل و فتاویٰ رضویہ شریف سے انتہائی اختصار کے ساتھ محض چند چیدہ اقتباسات کو یہاں اس رسالہ میں جمع کیا ہے تاکہ مسلمان اپنی آنکھیں کھولیں؛ جو اس نفسیاتی و ہی صفائی؛ جو کہ دراصل خالص نجس و ناپاک ہے؛ اور اس خلاف شرع خیالی احتیاط کا نام لے کر؛ باطل اعتقاد کا شکار ہیں؛ اور فرافض و سنن کے باغی بن رہے ہیں؛ جو کہ اس و بآء سے بڑھ کر مہلک و بدتر و بآء ہے؛ اللہ عز و جل سے دُعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات پر ایمان قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے؛ اور ہر قسم کی و بآء سے محفوظ و مامون فرمائے..... آمین

کوئی بھی بیماری اڑ کر نہیں لگتی

جسے پہلے ہوئی، اُسے کس کی اڑ کر لگی

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے :

کلا و لکنہ لا عدوی فمن عادى الاول

"بیماری اڑ کر نہیں لگتی، جسے پہلے ہوئی، اُسے کس کی اڑ کر لگی"

(رواہ ابن جریر عن نافع بن القاسم عن جلدتہ فطیمہ)

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 229؛ رسالہ الحاق المتجلی فی حکم المبتلی)

وباء، محض تقدیر الہی سے ہے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ :

حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے: ارشاد فرمایا :

ذلکم القدر فمن اجرب الاول

"یہ تقدیری باتیں ہیں؛ پہلا پہلے کو کس نے کھلی لگادی"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 232؛ رسالہ الحاق المتجلی فی حکم المبتلی)

دین اسلام میں نہ چھوت ہے، نہ وساوس پروری

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”برتن علیحدہ رکھنا اگر براہِ تکبر ہو تو سخت (گناہ) کبیرہ؛ اور براہِ وہم و وسوسہ ہو جب بھی ممنوع

اس کا مرتکب فاسق فسق ہے یا وہی احمق؛

دین اسلام میں نہ چھوت ہے نہ وساوس پروری۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 6؛ صفحہ 523)

بے اصل وہم کا پکانا خود ایک باطنی بیماری ہے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”اصلاً، کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں (یعنی ایسا وہم جس کی شریعت میں کوئی

اصل نہیں)؛ کوئی ”وہم“ پکائے جائے، تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے (یعنی تقدیر الہی سے واقع بھی ہو جاتا ہے)..... وہ اس دوسرے کی بیماری

اُسے نہ لگی، بلکہ خود اسی کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ حق کی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 285؛ رسالہ الحاق المتجلی فی حکم المبتلی)

﴿ ثبوت حدیث ﴾

کوئی بھی بیماری اڑ کر نہیں لگتی

(حدیث مبارکہ : لا عدویٰ "بیماری اڑ کر نہیں لگتی")

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث مبارکہ کو احادیث کی متعدد کئی کتب معتبرہ سے چودہ (14) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت سے ثابت فرمایا؛ ملاحظہ فرمائیں :

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

- 1 ﴿امام احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اس حدیث مبارکہ کو "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" روایت کیا.....
- 2 ﴿سوائے امام نسائی کے باقی پانچ ائمہ حدیث نے اس حدیث مبارکہ کو "حضرت انس" سے روایت کیا.....
- 3 ﴿امام احمد بخاری، مسلم، ابن ماجہ اور امام طحاوی..... "حضرت عبداللہ بن عمر".....
- 4 ﴿امام احمد، مسلم، طحاوی..... "حضرت سائب بن یزید".....
- 5 ﴿ابن جریر اور ابن سب نے..... "حضرت جابر".....
- 6 ﴿امام احمد، ترمذی اور طحاوی..... "حضرت عبداللہ بن مسعود".....
- 7 ﴿امام احمد، ابن ماجہ، طحاوی، طبرانی اور ابن جریر..... "حضرت عبداللہ بن عباس".....
- 8 ﴿اور آخری تین ائمہ نے "حضرت ابوامامہ".....
- 9 ﴿ابن خزیمہ، طحاوی، ابن حبان اور ابن جریر..... "حضرت سعد بن ابی وقاص".....
- 10 ﴿امام طحاوی..... "حضرت ابوسعید خدری".....
- 11 ﴿شیرازی نے القاب میں، طبرانی نے الکبیر میں، حاکم اور البیہقی نے الحلیہ میں..... "حضرت عبید بن سعد انصاری".....
- 12 ﴿طبرانی، ابن عساکر..... "حضرت عبدالرحمان ابن ابی عمیرہ مزی".....
- 13 ﴿ابن جریر..... "حضرت عائشہ صدیقہ" سے روایت کیا.....
- 14 ﴿قاضی محمد ابن عبدالباقی الانصاری نے جزء الحدیث میں..... "حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ" سے ان الفاظ سے روایت کیا کہ.....

"کسی بیمار سے بیماری اڑ کر کسی تندرست کو نہیں لگتی"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 229-231؛ رسالہ بحال الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

متعدی (چھوت) پر کوئی ایک بھی حدیث نہیں

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”کوئی حدیث، ثبوتِ عدویٰ (بیماری کے چھوت ہونے پر) نص (قطعاً) نہیں؛
یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛
اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اُڑ کر لگ جاتی ہے۔“
(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 239؛ رسالہ بحال الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)



طبیعوں، ڈاکٹروں، کا اس میں "صبر و استقلال" سے منع کرنا وباء سے بدتر مرض میں ہلاک کرنا ہے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”طبیعوں، ڈاکٹروں، کا اس میں "صبر و استقلال" سے منع کرنا، خیر و صلاح کے خلاف‘
باطل راہ ہے.....
اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا؛ اور
مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف رحیم بنایا؛.....
اگر طاعون (وباء) سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کہ اپنی اُمت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں؛ کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے؛ اور
بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ منع فرماتے؛.....
جہاں طاعون (وباء) پھوٹے؛ وہاں سب یا اکثر کا، مبتلا ہونا کچھ ضرور نہیں؛ بلکہ باذنہ تعالیٰ، محفوظ
ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے..... اور "سچا ہلاک" تو یہ ہے کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ارشاد اقدس کو، کہ عین رحمت و خیر خواہی اُمت ہے، معاذ اللہ، حضرت رساں (نقصان دہ)
خیال کیا جائے؛ اس کے مقابل، طبیعوں اور ڈاکٹروں کی بات کو اپنے لئے نافع سمجھا جائے؛

لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 307-306؛ رسالہ بحال فیسّر الماعون للسکین فی الطاعون)

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ :

اذا سمعتم بالطاعون بارض فلا تدخلوها و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا منها
"جب کسی سر زمین میں طاعون واقع ہو جائے تو وہاں نہ جاؤ؛
اور اگر طاعون پھوٹ پڑنے والی جگہ تم موجود ہو تو پھر وہاں سے نہ نکلو"
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 309؛ رسالہ بحالہ تیسر الماعون للسکن فی الطاعون)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں کہ :
اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا افرا منه
(صحیح بخاری)
"جب تم کسی زمین میں طاعون (وباء) ہونا سنو تو وہاں طاعون کے سامنے نہ جاؤ"
اور جب تمہاری جگہ (وباء) واقع ہو تو اُس سے بھاگنے کو نہ نکلو"
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 204-205)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ" میں فرماتے ہیں کہ :
در باب طاعون جز صبر نیامدہ؛ مگر گریختن تجویز نیافتہ
"طاعون کے باب میں سوائے صبر کے کچھ نہیں کرنا ہے؛
اسی لئے وہاں سے بھاگنے کی تجویز نہیں دی گئی"
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 288؛ رسالہ بحالہ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

وباء کے خوف سے گھر سے بھاگنا بھی حرام و گناہ کبیرہ ہے

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”طاعون (وباء) کے خوف سے شہر یا محلہ یا ”گھر“ چھوڑ کر بھاگنا، حرام و گناہ کبیرہ ہے؛

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الفار من الطاعون كالفار من الزحف

”طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسا کفار کو پیٹھ دے کر بھاگنے والا“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 204)

عین توکل

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

(امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون کے ذکر پر ارشاد فرمایا:)

بھلا، بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں، انہیں لے کر کسی وادی میں اُترؤ، جس کے دو کنارے ہوں،

ایک سرسبز، دوسرا خشک؛

تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے؛

اور خشک میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے“

(آخر جہ الائمہ مالک، و احمد، و البخاری، و مسلم، و النسائی، عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یعنی..... سب کچھ تقدیر سے ہے؛ پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر،

ہر ابھرا، چرائی کے لئے اختیار کرتا ہے؛

(تو) اس سے تقدیر الہی سے بچنا لازم نہیں آتا؛

یونہی ہمارا اُس زمین میں نہ جانا، جس میں وباء پھیلی ہے؛ یہ بھی تقدیر سے فرا نہیں؛

بلکہ ”اصلاح نیت“ کے ساتھ ”عین توکل“ ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 321-320)

جمع ہو جاؤ ؛ متفرق و منتشر نہ ہو



امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث مبارکہ نقل فرماتے ہیں کہ :
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

انہا رحمة ربکم و دعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم فاجتمعوا له ولا تفرقوا علیہ
"وہ (یعنی وباء) تمہارے رب کی رحمت، تمہارے نبی کی دُعا، اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی موت ہے؛
لہذا اس کے لئے جمع ہو جاؤ؛ اور اس سے متفرق و منتشر نہ ہو"
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 296؛ رسالہ عجائبات تیسر الماعون للسکن فی الطاعون)

وباء کے مریض و اموات کی نگہداشت مسلمانوں کا ہی فریضہ ہے

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
”جن کھمتوں کی بناء پر حکیم کریم، رؤف رحیم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طاعون (وباء) سے فرائض اہرام فرمایا؛
اُن میں ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے؛ بیمار ضائع رہ جائیں گے؛ اُن کا کوئی تیماردار نہ ہوگا؛
نہ خبر گیراں؛ پھر جو مریں گے اُن کی چھینٹ و تکفین کون کرے گا؛..... اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی
تو معاذ اللہ؛ یہی بے بسی کیسی اُن کے مریضوں میں کون بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔“
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 302-301؛ رسالہ عجائبات تیسر الماعون للسکن فی الطاعون)

ہزاروں کا ایک ساتھ مرنا بھی تقدیر الہی سے ہے

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
”اللہ عزوجل فرماتا ہے :

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا (سورہ آل عمران: 145)

(اور کوئی جان بے حکم خدام نہیں سکتی، لکھا ہوا حکم ہے وقت باندھا ہوا)

”پیڑ سے ایک آدھ پھل ٹپکتا رہتا ہے اُسی کا ٹپکنا لکھا تھا؛

اور ایک آندھی آتی ہے کہ ہزاروں پھل ایک ساتھ جھڑ پڑتے ہیں

ان کا ساتھ ہونا ہی لکھا تھا۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 199)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وباء والے کے ساتھ ایک پیالہ میں کھانا



امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”حدیث جلیل میں ہے :

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخذ بيد رجل مجذوم فادخلها معه في القصعة

ثم قال كل ثقة باللہ و توکلا علی اللہ

کل معی بسم اللہ ثقة باللہ و توکلا علی اللہ

”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جذامی صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھا؛ اور فرمایا؛

اللہ پر تکیہ ہے اور اللہ پر بھروسہ

(”میرے ساتھ ہو کر اللہ کا نام لے کر کھائیے؛ اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور اُس پر بھروسہ رکھتے ہوئے“)

(رواہ ابوداؤد، و الترمذی، و ابن ماجہ، بسند حسن، و ابن حبان و الحاکم و صححاه)

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 223؛ رسالہ بحالہ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں **قوم ثقیف** کی سفیر حاضر ہوئے؛ کھانا حاضر لایا گیا؛

وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض (**جذام**) میں مبتلا تھے؛ الگ ہو گئے؛

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

قریب آؤ قریب آئے؛ فرمایا؛ کھانا کھاؤ کھانا کھایا؛

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں :

و جعل ابوبکر یضع یدہ فیاکل مما یاکل منه المجذوم

(رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ و ابن جریر عن القاسم)

”صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے؛

وہیں سے صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نوالہ لے کر نوش فرماتے“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 223؛ رسالہ بحالہ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ



امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
(حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) فرمایا :

لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بلاناء فيه الماء
فيعطيه معيقبا فيشرب منه ثم يتناول له عمر بن يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه
فعرفت انما يصنع عمر ذلك فرار من ان يدخله شيء من العدى
(رواہ عن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"میں نے تو امیر المؤمنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی اُن کے پاس لایا جاتا؛
وہ معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے، معیقب پی کر اپنے ہاتھ سے، امیر المؤمنین کو دیتے؛
امیر المؤمنین اُن کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے؛
میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ اُن کے دل میں نہ آنے پائے"
(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 222؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبطلی)

توضیح حدیث



امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
’’(اس) حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین (عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خیال عدویٰ“
(چھوٹ کے خیال خام) کی تیج کنی فرماتے تھے، نزی (اگر صرف اُن کی) خاطر ”منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی
کیا حاجت ہوتی، کہ پانی انہیں پلا کر؛ اُن کے ہاتھ سے لے کر؛ خاص اُن کے منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر؛
خود پیتے؛ معلوم ہوا کہ ”عدویٰ“ بے اصل ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 243؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبطلی)

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةَ صَدِيقَهُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

امام اہل سنت، علی حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
”عمدة القاری (شرح صحیح بخاری) میں طبری سے ہے :

و عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان مولی لنا اصابه ذلك الداء
فكان یا کل فی صحافی و یشرب فی اقداحی و ینام علی فراشی
(أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ
ہمارے ایک غلام آزار شدہ کو یہ مرض ہو گیا تھا؛ وہ میرے برتنوں میں کھاتا؛
اور میرے پیالوں میں پیتا تھا؛ اور میرے گھر کے بستر پر سوتا تھا)
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 256؛ رسالہ بحال الحق المتجلی فی حکم المبطلی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم مبارک

امام اہل سنت، علی حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
(رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

کل مع صاحب البلاء تواضعا لربک و ایمانا
"بلاء (وباء) والے کے ساتھ کھانا کھا؛ اپنے رب کے لئے تواضع اور اُس پر سچے یقین کی راہ سے"
(درواہ الامام الاجل الطحاوی عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 21؛ صفحہ 103-101)

خلاصہ احادیث

امام اہل سنت، علی حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اٰجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کاروائی (جیسا کہ احادیث مبارکہ میں مذکور ہوا)؛
مجذوموں کو اپنے ساتھ کھانا؛ اُن کا جھونپانا پینا؛ اُن کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا؛ خاص اُن کے کھانے کی جگہ سے نوالہ اٹھا
کر کھانا؛ جہاں منہ لگا کر انہوں نے پیا؛ بالقصد اُسی جگہ منہ رکھ کر خود نوش کرنا؛ یہ اور بھی واضح کر رہی ہے کہ "عدوی" یعنی ایک کی بیماری
دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے؛ ورنہ اپنے آپ کو بلاء کے لئے پیش کرنا، شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔"
(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 237؛ رسالہ بحال الحق المتجلی فی حکم المبطلی)

الکوحل ؛ باعث صفائی نہیں ؛ بلکہ نجس و ناپاک ہے

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”شراب کسی قسم کی ہو مطلقاً حرام ہے؛ اور پیشاب کی طرح نجس بھی؛.....

جس دوا (مثلاً Senitizer وغیرہ) میں اُس کا جز (الکوحل) ہو؛ خواہ کسی طرح اُس کی آمیزش ہو؛

اُس کا کھانا بھی حرام؛ اُس کا لگانا بھی حرام؛ اُس کا پینا بھی حرام؛ خریدنا بھی حرام؛

طیب (ڈاکٹر) کہ اُس کا استعمال بتائے (ترغیب دے)؛ بتلائے گناہ۔“

(فتاویٰ رضویہ، مترجم؛ جلد 24؛ صفحہ 193)

دلوں کی صفائی اور وباء سے رہائی، صرف ذکر الہی میں ہے

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

ان لكل شيء صقالة و ان صقالة القوب ذكر الله و ما من شيء انجا من عذاب الله من ذكر الله

”حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شے کی ”صفائی“ کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ہے؛

اور دلوں کی صفائی ”اللہ کے ذکر“ سے ہوتی ہے؛

کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات کے سلسلے میں؛

ذکر الہی سے بڑھ کر مفید نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، مترجم؛ جلد 24؛ صفحہ 182)

سینیٹائزر

جو لوگ وباء کی بلاء سے بچنے کے لئے ”مسنون دُعاؤں“ اور ”اللہ جلیل و جبار کی پناہ“ اختیار کرنے کے

بجائے اللہ واحد قہار کی ”حرام کردہ ناپاک اشیاء“ کی پناہ لے کر یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں وباء سے پناہ مل جائے گی؛

وہ ”ناپاکی والے“ خوب سمجھ لیں کہ جو اللہ رحیم و کریم کی رحمت سے دُور ہیں وہ وباء سے زیادہ قریب ہیں.....

کیا ہی خوب ہوتا کہ الکوحل و شراب کی نجاست کے بجائے مسلمان ایسے کڑے وقت میں ”وضو“ بنائے

رکھنے کو اختیار کرتے؛ ذکر الہی اور مسنون دُعا میں پڑھتے اور تقدیر الہی پر بھروسہ کرتے.....

کیا موت کو قریب سمجھتے ہو، اور آخرت کو دُور سمجھتے ہو!!!

وباء کے مسئلہ پر حکم شرعی

شریعت مطہرہ نے وباء کے شرعی مسئلہ میں لوگوں کے دو طبقے نگاہ رکھے ہیں: ایک طبقہ اُن کا ہے جو کہ "ضعیف الیقین" اور "ضعیف الایمان" ہے..... ایسے لوگوں کے لئے شریعت مطہرہ نے "چھوٹ" کے باطل اعتقاد سے بچے رہنے کے لئے یہ "چھوٹ" دی ہے کہ وہ ایسے مریضوں سے دُور رہیں؛ مگر ساتھ میں اس احتیاط کا مضبوط تھامے رکھنا بھی ضروری قرار دیا کہ یہ بچتا، دُرِ اصل ایمان بچانے کے لئے ہے؛ نہ کہ اُسی بلاء میں مبتلا رہنے کے لئے.....

اور اس حکم شرع کو محض "حکم احتیاطی استحبابی" غیر واجب "قرار دیا گیا؛ جبکہ دوسرے طبقہ کو "قوی الایمان" اور "کامل الایمان" بند گانِ خدا "کہہ کر مخاطب کیا گیا؛ اور انہیں حکم شرع سنایا گیا کہ :

"قوی الایمان" اور "کامل الایمان" بند گانِ خدا "کہہ لئے

حکم شرع

امام اہل سنت، علی حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

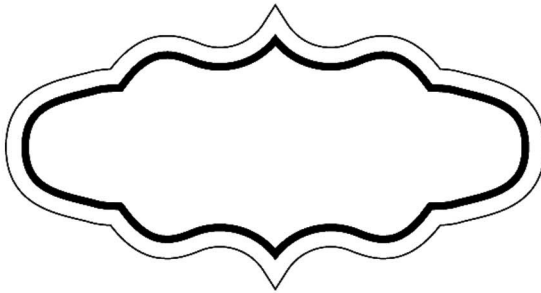
"کامل الایمان" وہ کرے جو صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا؛ اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا؛ اگر عیاذ باللہ کچھ حادث ہوتا (بیماری پیدا بھی ہو جاتی)؛ اُن کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ "عدوئے باطلہ" (باطل وجہ بیماری؛ جس کا کوئی وجود نہیں) سے پیدا ہوا..... بے تقدیر الہی کچھ نہ ہو سکے گا۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24؛ صفحہ 251؛ رسالہ عجائب الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
 ”غرض ”قوی الایمان“ کو ”توکل علی اللہ“ اُس (مریض) سے مخالفت
 (یعنی ملنے جلنے ساتھ کھانے پینے) میں کچھ نقصان نہیں۔“
 (فتاویٰ رضویہ، جلد 21؛ صفحہ 103)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
 ”اور جہاں یہ نہ ہو (یعنی نجاست والا عارضہ نہ ہو تو اُس کا) کپڑا پہننے میں حرج نہیں؛ یونہی ساتھ کھانے میں؛
جبکہ ایمان قوی ہو کہ اگر معاذ اللہ؛ بتقدیر الہی اُسے وہی مرض ہو جائے تو یہ نہ سمجھے کہ
 ساتھ کھانے یا اُس کا کپڑا پہننے سے ہو گیا؛ ایسا نہ کرتا تو نہ ہوتا۔“
 (احکام شریعت؛ حصہ اول؛ مسئلہ 38)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
 ”اور ”کامل الایمان“ بندگانِ خدا“ کے لئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔“
 (فتاویٰ رضویہ، جلد 24؛ صفحہ 282-281؛ رسالہ الحق المتجلی فی حکم المبتلیٰ)



"ضعیف الیقین" اور "ضعیف الایمان" کہ لٹھ

حکم شرع



امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
 ”اِس دُور اندیشی سے کہ مبادا اِسے کچھ پیدا ہو (یعنی بیمار سے میل جول رکھتے ہوئے اگر اُسے بھی وہی بیماری پیدا ہو گئی تو) اور ابلیس لعین و سوسہ ڈالے کہ دیکھ! بیماری اُڑ کر لگ گئی؛ اور اب معاذ اللہ اُس امر کی حقانیت اُس کے خطرہ (دل) میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "باطل" فرما چکے؛ (اور) یہ اُس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا؛

ان وجوہ سے شرع حکیم و رحیم نے "ضعیف الیقین" لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ وہ اُس سے دُور رہیں؛

اور "کامل الایمان؛ بندگانِ خدا" کے لئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں؛.....
 خوب سمجھ لیا جائے کہ دُور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے، نہ یہ کہ بیماری اُڑ کر لگ جائے گی؛
 اِسے تو اللہ و رسول رُذِ فرما چکے؛

("ضعیف الیقین" لوگوں کے لئے یہ حکم استحبابی)

یہ حکم (محض) ایک احتیاطی استحبابی ہے؛ "واجب" نہیں؛.....
 (یعنی اس غیر واجب احتیاط کو اختیار کرنے کے باوجود اب بھی) ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ (مقابلہ) نہ کرے گا؛ مثلاً معاذ اللہ جسے یہ عارضہ (بیماری) ہو اُس کے اولاد و اقارب و زوجہ سب اِس احتیاط کے باعث اُس سے دُور بھاگیں اور اُسے تنہا و ضائع چھوڑ دیں؛ (تو) یہ ہرگز "حلال" نہیں؛ بلکہ (یہاں تک کہ) زوجہ ہرگز اُسے ہمبستری سے بھی (شرعاً) منع نہیں کر سکتی.....

اور خدا ترس بندے تو ہر یکس بے یاری کی اعانت (امداد و خدمت) اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 281-282؛ رسالہ عالج الحق المتعلیٰ فی حکم المبتلیٰ)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
”اور اگر ضعیف الایمان ہے تو وہ اُن مرض والوں سے بچے جن کی نسبت ”متعدی“ (چھوت) ہونا“

عوام کے ذہن میں جما ہوا ہے، جیسے جذام؛ والعیاذ باللہ تعالیٰ؛

(اور) یہ بچنا اس خیال سے نہ ہو کہ بیماری لگ جائے گی؛ کہ یہ تو مردود و باطل ہے؛

بلکہ اس خیال سے کہ عیاذ باللہ؛ اگر بتقدیر الہی کچھ واقع ہوا تو ایمان ایسا قوی نہیں کہ

(اُس کا کمزور ایمان) شیطانی وسوسہ کی مدافعت (بچاؤ) کرے؛

اور جب مدافعت نہ ہو سکی تو ”فاسد عقیدے“ میں مبتلا ہونا ہوگا؛ لہذا احتراز کرے (بچے)۔“

(احکام شریعت؛ حصہ اول؛ مسئلہ 38)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
”دُوری اور فراق حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا؛ اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی

حادث (پیدا) ہو گیا تو ابلیس لعین اُس کے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ! بیماری اُڑ کر لگ گئی؛

یہ اوّل تو ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا؛ اسی قدر فساد کے لئے کیا کم تھا؛ پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اُڑ کر نہیں لگتی؛ (یہ جانتے ہوئے) یہ وسوسہ دل میں

جمنّا سخت خطرناک و ہائل ہوگا؛

لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کے لئے دُوری بہتر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 251-250؛ رسالہ عالج الحق المنجل فی حکم المبطلی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”اور ”ضعیف الاعتقاد“ کے حق میں ”اپنے دین کی احتیاط کو“ احتراز (بچنا) بہتر۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 21؛ صفحہ 103)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِيمِ الْوَهَّابِ ﴿١﴾ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی السَّيِّدِ الْاَوَّابِ ﴿٢﴾

وَ اِلٰهٍ وَصَحْبِهِ خَيْرٌ وَّ اٰلٍ وَّ اَصْحَابِ ﴿٣﴾ اِلٰی یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٤﴾

مؤمنین مخلصین کے لئے جس قدر ضروری مضامین تھے اُن کا کافی و شافی بیان گزشتہ باب و صفحات میں مکمل ہو چکا؛ و بآء کے مسائل شرعیہ آپ جان چکے ہیں؛ اب یہاں اس باب میں ہم اُن شہادت کو ذکر کر کے اُن کے جوابات امام اہل سنت قدس سرہ کے رسائل سے پیش کریں گے جو احادیث کے ذخیرہ پر مناسب نظر نہ ہونے کے باعث پیدا ہو سکتے ہیں۔

طاعون سے فرار

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”طاعون“ عموماً شام میں تھا؛ امیر المؤمنین (حضرت عمر فاروق) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں کے عزم سے روانہ ہو چکے تھے؛ جب سرحد شام و حجاز موضع سرخ پر پہنچے ہیں؛ خبر پائی کہ ”شام“ میں شدت طاعون ہے؛ امیر المؤمنین نے (صحابہ) ”مہاجر کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا؛ (تو) بعض نے کہا (کہ) ”حضرت! کام کے لئے چلے ہیں رجوع (واپسی) نہ چاہئے؛ (جبکہ) بعض نے کہا، حضرت کے ساتھ یقیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ہماری رائے نہیں کہ انہیں و بآء پر پیش کریں؛ پھر (صحابہ) ”انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم“ کو بلایا؛ وہ بھی یونہی (رائے میں) مختلف ہوئے؛ پھر (صحابہ) ”اکابر المؤمنین فتح“ کو بلایا؛ (تو) انہوں نے بالاتفاق (واپس) نہ جانے کی رائے دی؛

امیر المؤمنین نے واپسی کی ”نہا“ کر دی؛ (یعنی واپسی کا اعلان فرمادیا)؛ اس پر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا :

أفرار من قدر الله

"کیا تقدیر الہی سے بھاگنا؟"

امیر المؤمنین نے فرمایا، کاش کوئی اور ایسا کہتا :

نعم نفر من قدر الله الى قدر الله

"ہاں! ہم تقدیر الہی سے تقدیر الہی کی طرف بھاگتے ہیں"

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے؛ جب واپس آئے (تو) انہوں نے کہا :

مجھے اِس مسئلہ کے حکم کا علم ہے؛ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا افرا منه

"جب تم کسی زمین میں طاعون (و بآء) ہونا سنو تو وہاں طاعون کے سامنے نہ جاؤ"

اور جب تمہاری جگہ (و بآء) واقع ہو تو اُس سے بھاگنے کو نہ نکلو"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 205-204)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

” (تو جواب میں امیر المؤمنین نے) فرمایا :

لو غیرک قالها یا ابا عبیدہ؛ نعم؛ نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ؛ ارایت لو کان لک ابل هبطت وادیا له
عدوتان احد هما خصبة والاخرى جدبة البس ان رعیت الخصبة رعیتها بقدر اللہ و ان رعیت الجدبة رعیتها
بقدر اللہ

"کاش! اے ابو عبیدہ! یہ بات تمہارے سوا کسی اور نے کہی ہوتی؛

(یعنی تمہارے علم و فضل سے بعید تھی)

ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں؛

بھلا بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں انہیں لے کر کسی وادی میں اُترؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز دوسرا خشک؛

تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے؛

اور خشک میں چراؤ گے تو خدا کی تقدیر سے"

(اخرجه الائمة مالک؛ و احمد؛ والبخاری؛ و مسلم؛ والنسائی؛ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یعنی با آنکہ؛ سب کچھ تقدیر سے ہے؛ پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہر ابھرا چرائی کے لئے اختیار کرتا ہے؛

(تو) اس سے تقدیر الہی سے بچنا لازم نہیں آتا؛ یونہی ہمارا اُس زمین میں نہ جانا جس میں وباء پھیلی ہے؛ یہ بھی

تقدیر سے فرار نہیں؛ بلکہ "اصلاحِ نیت" کے ساتھ "عین توکل" ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 321-320)

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"سب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی؛ مگر کسی کو اس بارے میں ارشاد اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معلوم نہ تھا؛ نہ خود

امیر المؤمنین کے علم میں تھا؛ یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اُس وقت (جبکہ مشورہ ہو رہا تھا) اپنے کسی کام کو

تشریف لے گئے تھے انہوں نے آکر ارشاد والا (فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بیان کیا اور اُسی پر عمل کیا گیا.....

تو دُعا ایک صحابہ سے جو اس کا خلاف مروی ہوا (وہ) اطلاع حدیث سے پہلے تھا۔"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 295-294؛ رسالہ خالہ فیسر الماعون للسکین فی الطاعون)



وفد ثقیف

صحابی اہل بدر: حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اہل بدر (وہا جرین سابقین اولین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہیں) انہیں یہ مرض (جذام) تھا﴾

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
جب وفد ثقیف حاضر بارگاہ اقدس ہوئے؛ اور دست انور پر بیعتیں کیں؛ اُن میں ایک صاحب کو یہ عارضہ (مرض جذام) تھا؛
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا :

ارجع فقد بايعناك

(رواہ ابن ماجہ)

"واپس جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی"

"یعنی زبانی کافی ہے مصافحہ نہ ہونا مانع بیعت نہیں"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 219-218؛ رسالہ بحالہ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

الجواب بعون الوهاب

حضرت معقیب اور حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
"امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفیر حاضر ہوئے؛ کھانا حاضر لایا گیا؛ وہ لوگ
نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض (جذام) میں مبتلا تھے؛ الگ ہو گئے؛
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا؛ قریب آؤ؛ قریب آئے؛ فرمایا؛ کھانا کھاؤ؛ کھانا کھایا؛
حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں :

و جعل ابوبکر يضع يده فياكل مما ياكل منه المجدوم

(رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ و ابن جریر عن القاسم)

"صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے؛

وہیں سے صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نوالہ لے کر نوش فرماتے"

عالم بایہ وہی مریض ہیں جن کی زبانی بیعت پر اکتفا فرمائی گئی تھی۔"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 223؛ رسالہ بحالہ الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

حضرت معقیب اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ”بعض ساکنان موضع جرش“ نے بیان کیا کہ ”عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما“ نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جذامی سے بچو؛ جیسا درندے سے بچتے ہیں؛ وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اُترو“ میں نے کہا: ”واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا؛ جب میں مدینہ طیبہ آیا؛ اُن سے ملا؛ اور ”اس حدیث“ کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے: (تو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) فرمایا :

كذبوا واللّٰه ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بلاناء فيه الماء فيعطيه معيقيا فيشرب منه ثم يتناولہ عمر بن يدہ فيضع فمہ موضع فمہ حتی يشرب منه فعرفت انما يصنع عمر ذلک فرار من ان يدخله شیء من العدی

(روایہ عن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

”واللہ! اُنہوں نے غلط نقل کی؛ میں نے یہ حدیث اُن سے نہ بیان کی؛ میں نے تو امیر المؤمنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی اُن کے پاس لایا جاتا؛ وہ **معقیب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے: **معقیب** پی کر ”اپنے ہاتھ سے“ امیر المؤمنین کو دیتے؛ امیر المؤمنین اُن کے منہ رکھنے کی جگہ؛ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے؛ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اُن کو لگنے کا خطرہ اُن کے دل میں نہ آنے پائے“ (فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 222؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبطلی)

تبصرہ رضویہ :

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

” (اس) حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین (عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ”خیال عدوی“ (چھپوت کے خیال خاں) کی بیخ کنی فرماتے تھے؛ نری (اگر صرف اُن کی) ”خاطر“ منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت ہوتی کہ پانی اُنہیں پلا کر؛ اُن کے ہاتھ سے لے کر؛ خاص اُن کے منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر؛ خود پیتے؛ معلوم ہوا کہ ”عدوی“ بے اصل ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 243؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبطلی)

صبح کی دعوت

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ”صبح“ کو کچھ لوگوں کی دعوت کی؛ ان میں **معقیب** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے؛ وہ سب کے ساتھ کھانے میں شریک کیئے گئے؛ اور امیر المؤمنین نے اُن سے فرمایا :

خز مما یلبیک و من شقک فلو کان غیرک ما اکلنی فی صحفہ و لکان بینی و بینہ قید رحم

(رواہ ابن سعد و ابن جریر عن فقیہ المدینہ خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

"اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے؛ اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا؛

اور مجھ میں اور اُس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 221؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

شام کی دعوت

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

"امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر "شام" کو کھانا رکھا گیا؛ لوگ حاضر تھے؛ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ اُن کے ساتھ کھانا تناول فرمائیں؛

معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :

ادن فاجلس و ایم اللہ لو کان غیرک به الذی بک لما جلس منی ادنی من قید رمح

"قریب آئیے؛ بیٹھے؛ خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلے پر میرے پاس نہ بیٹھتا"

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 221؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

وجوہات و نکات

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کہ اُن ثقفی سے فرمایا کہ پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہو گئی؛ اس امر کی متعدد حکمتیں (وجوہ) بیان فرمائیں؛ یہاں ہم اُن کو اپنے الفاظ میں ذکر کرتے ہیں؛ ملاحظہ فرمائیں :

☆ حاضرین میں سے کسی کو یہ خیال نہ پیدا ہو کہ ہم اب تک بچے رہے ہم اس سے بہتر ہیں؛ اور "خود بینی" اس مرض سے بھی سخت بیماری ہے.....

☆ یونہی مریض باقی سب اہل جمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں جبکہ وہ بلاء میں مبتلا ہو؛ تو اُس کے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہونے کا امکان ہو سکتا ہے؛ اُس کا حفظ ضروری جانا.....

☆ آدمی کی طبیعت میں گھن والے مرض سے قربت میں نفرت پائی جاتی ہے؛ بالخصوص باشندگانِ عرب؛ لہذا حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا.....

☆ بہت ممکن کہ خاص "مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی ہی خاطر لحاظ فرمایا ہو؛ کہ ایسا مریض خصوصاً انوجلا خصوصاً ذی وجاہت ایسی حالت میں جمع میں آتا ہوا شرماتا ہے.....

☆ ممکن کہ اُن کے ہاتھوں سے "رطوبت" نکلتی تھی؛ تو مصافحہ میں مانع نفاس طبع ہونے پر منع فرمایا ہو.....

ان میں سے اکثر وجوہ خود "مجمع البحار" سے نقل فرمائیں۔

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 240؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبتلی؛ ملخصاً)



﴿جذامی سے بچو؛ جیسا درندے سے بچتے ہیں؛ وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اُترو﴾

حضرت عبداللہ بن جعفر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صحابی جلیل القدر، منجملہ اصحاب بدر، و مہاجرہ و سابقین، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

الجواب بعون الوهاب

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ”بعض ساکنان موضع جرش“ نے بیان کیا کہ ”عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما“ نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جذامی سے بچو؛ جیسا درندے سے بچتے ہیں؛ وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اُترو“:

میں نے کہا: ”واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا؛ جب میں مدینہ طیبہ آیا؛ اُن سے ملا؛ اور ”اس حدیث“ کا حال پوچھا کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے؛ (تو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) فرمایا :

كذبوا والله ما حدثهم هذا ولقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بلاناء فيه الماء فيعطيه معيقبا فيشرب منه ثم يتناولہ عمر بن يدہ فيضع فمہ موضع فمہ حتى يشرب منه فعرفت انما يصنع عمر ذلك فرار من ان يدخله شئ من العدی

(رواہ عن محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

”واللہ! اُنہوں نے غلط نقل کی؛ میں نے یہ حدیث اُن سے نہ بیان کی؛ میں نے تو امیر المؤمنین عمر کو یہ دیکھا ہے کہ پانی اُن کے پاس لایا جاتا؛ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے؛ معیقیب پی کر ”اپنے ہاتھ سے“ امیر المؤمنین کو دیتے؛ امیر المؤمنین اُن کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے؛ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر گلنے کا خطرہ اُن کے دل میں نہ آنے پائے“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 24؛ صفحہ 222؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبطلی)



جذامی سے بھاگ؛ جیسے شیر سے

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”حدیث صحیح جلیل کہ ایسا ہی رنگ جامعیت رکھتی ہے؛ صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے؛ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا عدوی و فرمن المجدوم کما تفر من الاسد

”بیماری اڑ کر نہیں لگتی؛ اور جذامی سے بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 234؛ رسالہ بحال الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

الجواب بعون الوهاب

حدیث صحیح جلیل؛ رنگ جامعیت کے ساتھ :

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”اسی (حدیث) میں ابطال عدویٰ موجود؛

کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی؛

تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ ”بھاگنے کا حکم“ اس وسوسہ و اندیشہ کی بناء پر نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 237؛ رسالہ بحال الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”بھاگنے کا حکم اس لئے ہے کہ وہاں ٹھہریں گے تو اُن پر نظر پڑے گی؛

اور اس سے وہ مفسد (یعنی) عجب (خود بینی)؛ و تحقیر؛ و ایذا؛ پیدا ہوں گے۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 250؛ رسالہ بحال الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”یعنی اُدھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی؛ نفرت پیدا ہوگی؛ اُن مصیبت زدوں کو حقیر سمجھو گے؛

ایک تو یہ خود حضرت عزت (اللہ عزوجل) کو پسند نہیں؛ پھر اس سے اُن گرفتارِ انِ بلاء کو ناحق ایذا پہنچے گی۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 239-240)



جذامی کی طرف نظر کرنا

ابن ماجہ میں بسند حسن صالح، حدیث ہے کہ :

لا تديموا النظر الى المجذومين

"مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 217؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبطلی)

یونہی ایک اور روایت میں ہے کہ :

لا تحذوا النظر الى المجذومين

"جذامیوں کی طرف پوری نگاہ نہ کرو"

(رواہ ابو داؤد الطیالسی والبیہقی فی السنن بسند حسن)

الجواب بعون الوهاب

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”حدیث.....“ جذامیوں کو نظر جما کر نہ دیکھو: اُن کی طرف تیز نگاہ نہ کرو..... صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، اُن مصیبت زدوں کو حقیر سمجھو گے؛ ایک تو یہ خود حضرت عزت (اللہ عزوجل) کو پسند نہیں؛ پھر اس سے اُن گرفتارانِ بلا کو ناحق ایذا پہنچے گی..... (ثبوت ملاحظہ فرمائیں) :

علامہ مناوی، تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں :

(لا تحذوا النظر) لانه اذى ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحقروهم

"(نظریں جما کر جذامیوں کو نہ دیکھو) اس لئے کہ یہ ایذا ہے؛ کہیں تم اُن سے گھن نہ کرنے لگو؛

اور اُن کو عیب دار سمجھتے ہوئے حقیر نہ کرنے لگو"

علامہ فتنی، مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں :

لا تديموا النظر الى المجذومين لانه اذا اداهم حقره و تاذى به المجذوم

"نگاہ جما کر جذامیوں کو نہ دیکھو؛ اس لئے کہ یہ ایذا ہے؛ جب کوئی نگاہ جما کر انہیں دیکھے تو انہیں حقیر سمجھے گا؛

اور جذامیوں کو اس طرح تکلیف ہوگی"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 24، صفحہ 240-239؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبطلی)



تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور لانا

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
 ”امام احمد بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی قدر روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا یوردن ممرض علیٰ مصح
 ”ہرگز بیمار جانور، تندرست جانوروں کے پاس پانی پلانے کو نہ لائے جائیں“

الجواب بعون الوهاب

(اور اس کی وجہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائی کہ)

بہتقی نے سنن میں یوں مطولاً تخریج کی کہ ارشاد فرمایا :

لا عدوی ولا یحل الممرض علی المصح ولیحل المصح حیث شاء فقیل یا رسول اللہ ولم ذلک قال لانه اذی
 ”بیماری اڈ کر نہیں لگتی؛ اور تندرست جانوروں کے پاس بیمار جانور نہ لائیں؛ اور تندرست جانور والا جہاں چاہے لے جائے؛
 عرض کی گئی: یہ کس لئے؟

فرمایا: اس لئے کہ اس میں اذیت ہے“

یعنی لوگ برا مانیں گے؛ انہیں ایذا ہوگی۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 24؛ صفحہ 233؛ رسالہ عالج الحق المتجلی فی حکم المبتلی)

عین توکل

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

(امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون کے ذکر پر ارشاد فرمایا :)

بھلا بتاؤ تو اگر تمہارے کچھ اونٹ ہوں، انہیں لے کر کسی وادی میں اُترؤ؛ جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز، دوسرا خشک؛
 تو کیا یہ بات نہیں ہے کہ اگر تم شاداب میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے؛
 اور خشک میں چراؤ گے، تو خدا کی تقدیر سے“

(اخرجه الاثمة مالک، و احمد، والبخاری، و مسلم، والنسائی، عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

یعنی..... سب کچھ تقدیر سے ہے؛ پھر آدمی خشک جنگل چھوڑ کر ہر ابھرا چرائی کے لئے اختیار کرتا ہے؛ (تو) اس سے تقدیر الہی سے بچنا،
 لازم نہیں آتا؛ یونہی ہمارا اُس زمین میں نہ جانا، جس میں وباء پھیلی ہے؛ یہ بھی تقدیر سے فرا نہیں؛ بلکہ ”اصلاح نیت“ کے ساتھ
 ”عین توکل“ ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 321-320)

مسنون دُعاؤں کی پناہ گاہ

ہمارے رب کی رحمت، کہ ہمیں ہر طرح کی وباء سے محفوظ رہنے کی کئی مسنون دُعا میں عطا فرمادیں، تو پھر ہم ان مبارک و مقدس عطیات کے ہوتے، اللہ وحدہ لا شریک کے ”غیر“ کی بات پر کیوں کان دھریں..... مسنون دُعا میں کیوں نہ پڑھیں.....

ایسی کئی ”مسنون دُعا میں“ ہیں جن کے صبح و شام پڑھنے والوں کو بچی بشارت ہے کہ وہ آفات و بلاء و وباء سے محفوظ رہیں گے..... اور احادیث صحیحہ میں ایسی مسنون دُعا و ارشاد ہے کہ جو اگر کسی بیمار و بامعذور کو دیکھ کر ایک مرتبہ پڑھے، تو پھر تمام زندگی اُسے کبھی بھی وہ وباء نہیں پہنچے گی..... اور ایسی بھی دُعا و ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی شدید بیمار کے سامنے پڑھی جائیں، تو اگر زندگی لکھی ہے تو ضرور اُسے شفاء ہو.....

”حق مُسْبِحُنْہُ ہر جاگہ مسلمانوں کو عافیت بخشے، اور اپنے حفظ و امان میں رکھے، آمین“ **بجاء سید المرسلین**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیہم اجمعین۔“

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَمَدُہٗ لِّلنَّجَاةِ مِنَ الْبَلَاِیَا خَیْرُ مَا عُوْنُ
وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ السَّلَامِ عَلٰی مَنْ جَعَلَتْ شَہَادَۃُ اُمَّتِہٖ فِی الطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ
وَ عَلٰی اِلٰہِ وَ صَحْبِہِ الَّذِیْنَ ہُمْ لَا مَانَاتِہُمْ وَ عہْدُہُمْ رَاْعُوْنِ
فَلَا یُفِرُّوْنَ اِذَا لَا قُوَاہُمْ فِیْ اَعْلَآءِ کَلِمَۃِ اللّٰہِ سَاْعُوْنِ
وَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہُ طَوَّاعُوْنِ اِلٰی الْمَعْرُوْفِ دَاْعُوْنِ
وَ عَنِ الْبُنْکَرِ مَنَاعُوْنِ

محمد کا مران عالم خاں خاں القادری الرضوی

23 رجب المرجب 1441 ہجری؛ مطابق 19 مارچ 2020 عیسوی

انتباہ ضروری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس رسالہ کا مقصد مسلمانوں کو وباء کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے؛ تاکہ وہ وباء کے سلسلہ میں پھیلانے گئے خلاف شرع ڈروخوف کے وہم سے باہر آسکیں اور اپنے ایمان و عقائد کا تحفظ کرسکیں؛ مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ ضروری نہیں کہ ساری دنیا؛ بھی اسلامی تعلیمات کو قبول کرلے؛ لہذا حکومت اس سلسلہ میں اپنے نظریات کے تحت جو بھی حفاظتی اقدامات کرتی ہے؛ اُن کے خلاف فتنہ اُٹھانا بھی شرعاً ممنوع ہے؛ مسلمانوں کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ بس اپنے قلوب اسلامی تعلیمات کے مطابق رکھیں؛ اور انفرادی حیثیت سے قانوناً جائز طور پر اپنے معمولات کو برقرار رکھیں؛ تاوقتیکہ حکومت خود ان اسلامی تعلیمات کو قبول کرنے اور ان کا نفاذ کرنے کا اعلان کر دے۔

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

”اگر قانوناً جرم ہو تو ایسا مباح، جو مسلمان کو معاذ اللہ ذلت پر پیش کرے، شرعاً ممنوع ہو جاتا ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 20؛ صفحہ 263)

”اس کا بھی لحاظ ضرور ہے کہ کسی جرم قانونی کا ارتکاب کر کے اپنے آپ کو ذلت پر پیش کرنا بھی منع ہے۔“

حدیث میں ہے :

من اعطی الذلۃ من نفسه طائعا غیر مکرہ فلیس منا

”جو شخص بغیر کسی مجبوری کہ اپنے آپ کو بخوشی ذلت پر پیش کرے، وہ ہمارے طریقہ پر نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ؛ جلد 29؛ صفحہ 94-93)

والحمد لله رب العالمین؛ و افضل الصلوٰۃ والسلام علی الجوہر الفرد البین

والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین؛ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایسی ”مسنون دُعائیں“ جن کے صبح و شام پڑھنے والوں کو نیک بشارت ہے کہ وہ تمام آفات و بلاء و وباء سے محفوظ رہیں گے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُرْصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ ﴿١﴾

(اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ہر برے مرض سے؛ برص ہو یا جنون و جذام وغیرہ؛ کوئی بھی)

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّمَاثِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾

(ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے کمال کلمات کے ساتھ مخلوق کے ہر شر سے پناہ مانگتا ہوں)

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اَسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّیِّعُ الْعَلِیْمُ ﴿٣﴾

(ترجمہ: اللہ کے نام سے (ہر شے کی ابتداء)؛ جس کے نام کی برکت سے، کوئی شے نقصان نہیں پہنچاتی؛

نزد زمین میں اور نہ ہی آسمان میں؛ اور وہی ہے سننے اور جاننے والا)

ہر قسم کی وباء و بلاء اور مصیبت سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل تینوں مسنون دُعائیں تین تین مرتبہ ”صبح و شام“ پڑھا کریں.....
ان تینوں مسنون دُعائوں کے پڑھنے کے لئے اوقات معینہ یعنی ”صبح و شام“ کا وقت کافی کثیر ہے؛ یعنی رات سوا بارہ بجے کے بعد سے طلوع آفتاب کے درمیان؛ جس وقت بھی پڑھیں تو وہ ”صبح“ کا پڑھنا شمار ہوگا؛ یونہی زوال کے بعد (یعنی تقریباً ایک بجے دن) سے غروب آفتاب کے درمیان؛ جس وقت بھی پڑھیں تو وہ ”شام“ کا پڑھنا شمار ہوگا۔

کوئی ایک دُعاء بھی پڑھ سکتے ہیں..... اور اگر تینوں دُعائیں پڑھیں تو اس طرح کہ دُروود شریف ایک بار پڑھ کر دُعاء شروع کریں؛ اور ہر دُعاء تین بار پڑھ کر پھر ایک مرتبہ دُروود شریف پڑھیں..... پڑھنے کے بعد اپنے سینے پر دم کر لیں؛ اور اگر گھر میں چھوٹے بچے ہوں تو ان پر بھی دم کر دیں۔

ایسی ”مسنون دُعاء“ جو کسی مریض کو دیکھ کر پڑھ لیا جائے

تو زندگی میں کبھی بھی وہ مرض نہیں ہوگا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَاقَبَنِ مَبْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ﴿٤﴾

دُروود رضویہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ﴿٥﴾ صَلَوةٌ وَوَسَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﴿٦﴾

**ایسی ”مسنون دُعاء“ کہ اگر کسی شدید بیمار کے سامنے پڑھی جائے
تو اگر زندگی لکھی ہے تو ضرور اُسے شفاء ہو**

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ ۞

(ترجمہ : میں اللہ عظیمت والے سے مانگتا ہوں جو رب عرش عظیم ہے کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمادے)

(اول و آخر دُرود شریف؛ مندرجہ بالا دُعاء سات مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کر دیں)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :
سنن نسائی شریف میں ہے کہ جو کوئی ایسے مریض کے پاس جس کی موت مقدر نہ ہو؛ اِن الفاظ سے سات دفعہ دُعاء کرے
(اول و آخر دُرود شریف) تو وہ صحتیاب ہو جائے گا..... فتاویٰ رضویہ شریف؛ جلد 24؛ صفحہ 184؛ مترجم

رات کو سوتے وقت تینوں قُلْ دَم کرنے کا طریقہ

جب سونے کے لئے بستر پر جائیں تو پاؤں سمیٹ کر، یعنی گھٹنے اٹھا کر؛ اور دونوں ہتھیلیاں دُعاء کے لئے اٹھائیں؛ اور اول و آخر
ایک مرتبہ دُرود شریف اور درمیان میں آخری تینوں ”قُلْ“ ایک ایک مرتبہ پڑھیں؛ اور ہتھیلیوں پر دم کر کے؛ سر اور چہرہ اور سینے
اور آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچے؛ اپنی ہتھیلیاں سارے بدن پر پھیر لیں؛ اور جو بچہ نہ پڑھ سکتے ہوں تو اٹھ کر ان پر بھی اسی طرح دم
کر دیں؛ اور یہ عمل تین مرتبہ دہرائیں؛ انشاء اللہ تعالیٰ تمام رات و دن ہر بلا (وَبَاء و مصیبت) سے محفوظ رہیں گے۔

زمانہ و بَاء میں دُرود شریف کی کثرت رکھیں

زمانہ و بَاء میں دُرود شریف کی کثرت رکھیں؛ اور زیادہ بہتر انتخاب یہ ہوگا کہ اگر ”دُرود تاج“ یاد ہے تو عموماً پڑھا کریں یا کم از کم
روزانہ صبح و شام ایک بار پڑھ لیا کریں..... یا پھر ”دُرود شفاء“ جو مختصر بھی ہے اُسے اکثر پڑھا کریں.....
بہر نوع جو دُرود شریف بھی یاد ہو مثلاً دُرود رضویہ وغیرہ پڑھا کریں کہ باعث خیر و برکت ہے۔

دُرود شفاء

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوبِ وَ دَوَائِهَا
وَ عَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُورِ الْأَبْصَارِ وَ ضِيَائِهَا
وَ إِلَهٍ وَ أَصْحَبِهِ أَجْمَعِينَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ أَبَدًا ؛